REGISTERED

No. L. 89.

خبار نوشہرہ افغانستان و چائنہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۸) مطبوعہ ۱۳ جولائی ۱۹۰۰ء بروز جمعہ جلد (۲۸)

گلدستۂ اخبارات

ہندوستانی افواج کے افسروں کو ہندوستان سے باہر جانے کے لئے رخصت نہیں ملیگی مہم چین کا شگوفہ. **۲۶** پلٹن کے ۲ کارپرل پٹھان تین بی شفرڈ بندوقیں اڑا کر سرحد پار کو رفوچکر ہوئے. **کابل** میں سخت ہیضہ پھوٹا - آمدورفت کے دروں پر بندوبست کیا گیا. **جنگ** ٹرنسوال میں ۳ لاکھ میں اور ۵۰ ہزار جنگی بوٹ ہندوستان سے اور بھیجے جاینگے. **ممالک** شمال مغرب کے ریفارمیٹری سکول میں ۹ سے ۱۴ سال تک کی عمر کے قیدی داخل ہوا کریں گے اور یہہ بھی ضروری ہے کہ پہلی دفعہ کے مجرم نہوں. **حضور** نواب گورنر جنرل ہندنے حکم نافذ فرمایا کہ کلارکوں کو سزائے جرمانہ نہ دی جایا کرے. **کلکتہ** کے مشہور سائنس جاننے والے پروفیسر بوس پیرس کی سائنس کانگریس تشریف لے جائیں گے - اس سے پہلے بھی انگلستان میں جا کر بہت کچھ شہرت حاصل کر چکے ہیں. **شملہ** میں ریاست پٹیالہ کی نسبت کئی افواہیں بازار میں اڑتی ہیں کوئی کہتا ہے کہ رزیڈنٹ ہوگا کوئی کہتا ہے کہ مہاراجہ کا وظیفہ مقرر کیا جاویگا - مہاراجہ پٹیالہ شملہ میں اس لئے ٹھہرے ہوئے کہ گورنمنٹ کا حکم تشکر پٹیالہ تشریف لے جائیں. **لارڈ** نارتھکوٹ نے پونا کی کونسل ہال میں دکن سبھا کا ایڈریس لیا اور فصاحت و بلاغت کے ساتھ بیان کی. **کرنل** رنڈل صاحب فوج گورکھا کے ساتھ چین روانہ ہوگئے ❊

گورنمنٹ ہندنے تین کروڑ کے قرضہ کا اشتہار دیا تھا - ۹۳ روپیہ پر ایک سینکڑہ پڑا. **کمیٹی** قحط ہندنے اب تک جو روپیہ ہندوستان کی مدد میں صرف کیا ہے اس کی تعداد ایک کروڑ ۲ لاکھ ۵ ہزار ہے. **لندن** کے لارڈ میئر نے تین سو درجن کیس سیلن کی خوراک کے بھیجے - بطور امداد قحط. **۲۴** ویں پلٹن پنجاب معہ جنرل سٹوارٹ و سٹاف مدیہ نام جہاز میں مہم چین پر روانہ ہوگئی. **سوم** پلٹن مدراس کو لیکن بلارات نام جہاز ۸ جولائی کو روانہ چین ہوگیا - ۷ جولائی کو بھی دو جہاز سوم پلٹن بمبئی اور فیلڈ ہسپتال لیکر روانہ ہو چکے ہیں. **میونسپلٹی** شملہ نے ایک مجوزہ ٹیکس جو لگایا تھا ٹریڈرز ایسوسی ایشن کی مخالفت سے موقوف کرنا پڑا - اب قرض لیکر کام چلائیں گے. **نابھا** - پٹیالہ - جیند - بہاولپور نیز ہندوستان کی اور کئی بڑی بڑی ریاستوں نے مہم چین کے لئے امپیریل سروس فوج دینے کی خواہش ظاہر کی - مگر بالفعل گورنمنٹ کا ارادہ نہیں ہے کہ جنگ چین میں ریاستوں کی امپیریل سروس فوج سے کام لے. **مسٹر** جے - ایس - ڈانلڈ - سی - آئی - ای - کے ایام رخصت میں کپتان - سی - پی - ڈون پولیٹیکل افسر صدر توچی مقرر ہوئے. **۵** جولائی کو ستاتن دھرم گزٹ کا مقدمہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے روبرو پیش ہوا - مدعا علیہ کی طرف سے مسٹر ہربرٹ صاحب پلیڈر تھے - معاملہ عدالت کے رحم پر چھوڑ دیا گیا ۹ جولائی کو فیصلہ سنایا جائیگا. **راجہ** سورجکول صاحب واضع آئین پنجاب کے ممبر مقرر کئے گئے. **نواب** محمد حیات خاں صاحب کونسل واضع آئین ہند کے ممبر مقرر ہوئے. **۴** جولائی کو بوقت صبح میران شاہ کی چوکی پر وزیریوں نے بڑا سخت حملہ کیا - چہارم سکھ کا ایک حوالدار قتل ہوا - دو سپاہی بھی زخمی ہوئے ایک وزیری قتل ایک مجروح - تین وزیری گرفتار - امید ہے کہ گورنمنٹ ان کو سخت سزا دیگی. **کوہاٹ** میں سخت ہیضہ پھوٹ نکلا. **مہم** چین کے لئے زیادہ فوجوں کی ضرورت ہوگی خصوصاً توپخانہ اور رسالہ. **مہم** چین کے لئے جو ہندوستان سے فوجیں گئی ہیں کانٹن میں اتر یگی. **اگلے** اجلاس واضع آئین پنجاب میں چار مسودات قانون پیش ہونگے. **شملہ** میں ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ مہم چین کے واسطے اور فوجیں روانہ ہونے والی ہیں. **ہندوستانی** قحط زدوں کی تعداد خیراتی کاموں پر ایک لاکھ ۱۷ ہزار بڑھ گئی. **بمبئی** کے ایک بھاٹیہ نے سنٹرل ہندو کالج بنارس کو دس ہزار روپیہ دیا. **کسولی** میں ٹیٹنس (ٹیٹانس) کا ہسپتال جاری ہوگئی - بلا فیس علاج کیا جاتا ہے. **حیدرآباد** میں بہت عرصہ سے شیعہ اور سُنی کا جھگڑا چلا جاتا ہے - فریقین میں بڑے بڑے با اثر لوگ شامل ہیں - طرفین جوش غضب سے بلوہ تک کر چکے - یہہ مقدمہ سکندرآباد کی عدالت میں دائر ہے. **پادری** ایچ - اے - سی - ہربرٹ صاحب لاہور میں چیپلین مقرر کئے گئے ہیں. **۲۵** جولائی کو ٹون ہال شملہ میں کلکتہ کے لارڈ بشپ مضمون فری میسن پر لیکچر دیں گے. **مسٹر** رابرٹ ڈوگلس صاحب اگزیمینر تعمیرات لاہور سے کوہ مری جاتے ہوئے راستہ میں راہی عالم بقا ہوئے. **بمبئی** کے فرار بندر میں آگ لگی - ۴۵ ہزار کی گھاس جل گئی. **مہم** چین کے متعلق خاص خدمت کے لئے ۸ افسر مقرر کئے گئے. **دہلی** میں سخت گرمی کے سبب سے ہیضہ پھوٹ نکلا. **کراچی** سے بھی فوجی سامان روانہ ہونیوالا ہے - مہم چین کے لئے بہت سرعت کیجاتی ہے ❊

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری۔ ایم۔ ویری صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ ایڈیٹر
پادری این پیداس تھکا پنڈت رام ناتھ تنکا انور منشی عالم اسسٹنٹ ایڈیٹرز
پادری ایچ۔ گولکن ناتھ صاحب، پادری غلام مسیح صاحب } ایڈیٹوریل
پادری طالب الدین صاحب بی اے، پادری پی سی اوپل صاحب
پادری جی ایل ٹھاکرداس صاحب، پادری پال سنگھ صاحب
پادری بی۔ بی۔ راالصاحب، پادری کیدار ناتھ صاحب مرنت } کارسپانڈنٹس

جنگ چین کی خبروں کا کچھ سر پیر نہیں آتا۔ متضاد خبریں آتی ہیں۔ پایونیر کہتا ہے کہ حقیقت حال یہہ ہے کہ کوئی یوروپین طاقت چین کے ساتھہ اُلجھنے میں جلدی کرنا نہیں چاہتی۔ نقصان کی کچھ پروا نہیں۔ چین کی سرکوبی کسی مناسب موقعہ پر منحصر ہوگی امید ہے کہ تھوڑے عرصہ میں یوروپین فوجیں چین کی اطراف میں جمع ہو کر سلطنت چین کو تہ و بالا کر ڈالینگے تین چینی پناہ گیر کہتے ہیں کہ ایک ہزار کے قریب اجنبی برٹش سفارتگاہ میں قتل کر ڈالے گئے اور سفارتخانہ جلا دیا گیا۔ یہہ بھی کہا جاتا ہے کہ شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم کو بوکسروں نے زہر دیدیا۔ لارڈ الاسٹر براڈریک نے ہاؤس آف کامنس میں فرمایا کہ مخلصی پیکن کے بارہ میں جو پیغام گورنمنٹ جاپان کو دیا گیا تھا اس کے جواب کی ہر گھڑی انتظاری ہے۔ جرمن سفیر کے قتل ہونے پر اہل جرمن نے چینی وزارتگاہ پر حملہ کر کے برباد کر دیا مگر واپس آتے ہوئے چینی فوج اور باکسروں سے مُٹ بھیڑ ہوئی جس کا نتیجہ معلوم نہیں ہوا۔ دیگر سلطنتوں کی فوج کے پہنچنے میں جس قدر تاخیر واقع ہوتی ہے اُتنی ہی خرابی اور ابتری بڑھتی جاتی ہے۔ جاپان کی چھوٹی سی سلطنت کے ہاتھہ میں اس وقت بہت کچھہ ہے اگر وہ جان توڑ کر کوشش کرے تو بہت کچھہ کر سکتا ہے۔

برٹش گورنمنٹ نے سفیر چین کو ہدایت کردی کہ اگر کسی یوروپین کو پیکن میں ذرا بھی نقصان پہنچا تو حکام پیکن اس کے ذمہ وار ہونگے اور کہ حکام پیکن اور چین کے وایسرایوں کو اس بات کی اطلاع دی جائے۔ انگلینڈ نے جرمن کو سمجھایا کہ روس کو سمجھائے کہ بغاوت چین فرو کرنے کے لئے جاپان سے مدد حاصل کرنا دانائی کی بات ہوگی۔ مگر جرمن نے اس بات سے انکار کر دیا اور کہا کہ ہم روس کو سمجھانے کی اس واسطے کوشش نہیں کرتے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ناحق اس معاملہ میں ہم سے بگڑ جاوے۔ صوبہ چیفو میں بھی نہایت زور شور سے بغاوت پھیل گئی ہے۔ امریکن امیر البحر امریکن رعایا کو یہاں سے ہٹانے کی کوشش کر رہا ہے۔ شہنشاہ جرمن نے پیکن میں اشتہار دیا کہ جو شخص کسی قوم کے فرنگی کو بچائیگا اس کو ایک ہزار ٹیل انعام ملیگا۔ اور ایک زبردست تقریر کی کہ ہم ضرور چین کو سیدھا کر کے چھوڑینگے۔ امریکن کنسل نے شنگہائی سے لکھا ہے کہ اگر یوروپین فوجیں شمال ہی میں رہیں تو جنوب تک بغاوت پھیلیگی اور کوئی فرنگی علاقہ چین میں زندہ نہ بچیگا۔ روس نے جاپان سے کہدیا کہ اگر آپ کی فوجیں پیکن پر آئینگی تو ہم اسکی مخالفت نہیں کرینگے ؎

غور طلب باتیں

(۱) کسی سے عداوت رکھنا میری تو موت ہے۔ میں تو عداوت یا دشمنی سے سخت نفرت کرتا ہوں۔ میری سب سے بڑی خواہش یہی ہے کہ سب نیک آدمی ایک دوسرے سے محبت کریں ؎

تار برقیاں

کنٹن میں ایک کیتھلک بشپ ۲ پادری دو سسٹر چینیوں نے قتل کر ڈالے۔ کہتے کہ چینی فوج اور تسل چنگ کے لوگوں نے باکسروں پر حملہ کیا۔ گورنر صوبہ شنٹونگ کو پرنس ٹان نے حکم دیا کہ ۱۸ ہزار فوج لیکر ٹانگن کیطرف بڑھے۔ اس نے حکم ماننے سے انکار کیا۔ ۸ جولائی کو قیصر جرمن کیل میں رونق افروز ہمہ چین پر تقریر کی۔ فری سٹیٹ کے سٹیٹ اٹرنی اور سٹیٹ سکرٹری نے اپنے آپکو برٹش فوج کے حوالہ کر دیا۔ چنگ اور باکسروں کے باہمی جنگ کے علاوہ چینی اور منچو جرنیلوں میں جنگ ہو رہا ہے۔ جنرل براڈ ووڈ نے ڈورنبرگ پر قبضہ کیا۔ نیرونبرگ سے بوئروں کو بھگا دیا۔ چین میں فوج پیادہ سے کچھ کام چلتا نظر نہیں آتا۔ رسالہ سے کام لیا جاویگا۔ باکسر کہتے ہیں کہ ہماری فوج دس لاکھ سے کم نہیں۔ ریلوے بر نگ اسٹریٹ کے ذریعہ یورپ سے ملانیکی تجویز درپیش ہے۔ جو یوروپین پیکن میں ہیں چینی ان کی حفاظت کرتے ہیں۔ برٹش نوآبادی وکٹوریہ نے ایک بحری کنٹنجنٹ مہم چین کے لئے پیش کی جنوبی اسٹریلیا نے ایک جنگی کشتی پروٹکٹر جنگ چین کے لئے حوالہ کی۔ ہمدردی اور وفاداری اس کو کہتے ہیں۔ ٹاکو میں یوروپین افواج کو کنارہ پر اترنا نہایت مشکل ہو رہا ہے۔ لی ہنگ چنگ اور کئی چینی وایسرایوں نے جابجا احکام بھیجدئے کہ جہاں پاؤ باکسروں کو قتل کرو اور فرنگیوں کو بچاؤ۔ برٹش کنسل نے شنگہائی سے لکھا کہ ۹ جولائی تک دو سفارتگاہیں محفوظ تھیں اور باکسر خود مانتے ہیں کہ ان کے منتر بے اثر ہیں۔ اور اگر کھانے پینے کا سامان باقی رہا تو سفارتگاہیں عرصہ تک باکسروں کا لوہا نہیں مانیں گی۔ جاپانی افواج ہر طرح سوار ہونے کے لئے تیار اور دار الخلافہ چین پر حملہ کرنے کا عزم بالجزم رکھتی ہیں۔ اگر انتظام چین کے لئے ایک لاکھ فوج کی ضرورت پڑیگی تو جاپان کو دیگر یوروپین سلطنتوں سے مشورہ کرنا ہوگا۔ فرانس نے مہم چین پر جنرل ڈوڈز کو کمانڈر مقرر کیا۔ چیتی صوبہ چیفو میں فرنگیوں کے بچانے کا فکر دامنگیر ہے۔ بندر چیفو میں کئی یوروپین جنگی جہاز ہیں مگر قصبہ پر چینی فوج قابض ہے۔ پلیٹینی فونٹین میں جنرل پیگیٹ نے بوئروں سے مضبوط ناکہ خالی کرا کر چھوڑا۔ اور بتھلیم کی طرف بھاگتے ہوئے بوئروں کا دور تک تعاقب کیا۔ یہہ وہ مقام ہے جس کو پریسیڈنٹ سٹائن نے نیا دار الخلافہ قرار دیا ہوا ہے۔ نٹال اور پریٹوریہ کا سلسلہ اب بالکل درست کر دیا گیا۔ خبریں جو چین سے آتی ہیں ان میں سے کئی غلط ہوتی ہیں۔ کیونکہ خبروں کا انتظام بہت اچھا نہیں ہے ؎

اپنے کلام کے مطابق مجھکو فہم عطا کر

زبور ۱۱۹: ۱۶۹-

مندرجہ بالا فقرہ داود کے زبور کا ہے جو اس کی دعاوٴں کا جو وہ اکثر حسب معمول خدا کی درگاہ میں گذرانا کرتا تھا خاص مضمون معلوم ہوتا ہے- انسان اس دنیا میں انواع واقسام کی عقل و فہم کی اصلی اور نقلی باتیں دیکھتا ہے اور مختلف علوم و فنون میں اس کا مغز مشغول ہوتا ہے اور طرح بطرح سے صنعات و حرفات میں اس کی طبیعت ایجاد اور ترقی میں روز بروز ترقی پذیر ہوتی جاتی ہے- لیکن حقیقی اور اصلی دانائی اور فہم وہ ہے جو خدا کے کلام کے مطابق ہو- لیکن دنیاوی علم و حکمت تو انسان دوسروں کا شاگرد ہوکر اپنی محنت اور جانفشانی سے سیکھ لیتا ہے- مگر داوٴد اس حکمت اور عقل کو نظر انداز کرکے وہ فہم چاہتا ہے جو خدا کے کلام کے مطابق ہو- اور اس کے لیے وہ دعا کرتا ہے کہ خدا اس کو عنایت کرے- کیونکہ یہہ نعمت عظمیٰ سوا خالق مطلق کی مہربانی اور فضل سے انسانی سعی و کوشش سے دستیاب نہیں ہو سکتی- یہہ محض بخشش الہی ہے شکر کا مقام ہے کہ خدا ایسی برکت بخشنے کو تیار ہے بشرطیکہ کوئی اسکے لینے کا خواہش مند ہو اور درگاہ الہی کا گدا بنکر اس کا ملتجی ہو اور اس کے حاصل کرنے کے وسیلے کو بخوبی کام میں لاوے- اس برکت کے حاصل کرنے کے لئے سب سے اول کلام اللہ کا پیرو ہونا چاہیئے- کلام کذب جو فی زمانہ بڑی شد و مد سے اس دنیا میں مروّج ہو رہے ہیں اس سے گمراہ کرنے والے اور عقل انسانی کو گہرے سمندر کے تلاطم میں ڈالنے والے ہیں بلکہ عقل کی سخت بے تمیزی کی گرداب میں انسان کو پھنسا دیتے ہیں جس میں سے وہ نکل نہیں سکتا اور دین و ایمان کا نقصان آخر کار اس کی جان کو ابدی ہلاکت کا مستحق بنا دیگا- اس لئے اشد ضرورت ہے کہ کلام حق کی تلاش کی جاوے اور اس کی ہی پیروی میں ہمہ تن مصروف رہنا چاہیے تب زندگی کا نور انسان کی عقل کو روشن کریگا- اور خدا کی شناخت اور پہچان کا علم اس کو بخوبی حاصل ہوگا- جب کلام الہی سے واقفیت حاصل ہو گئی تو پھر یہہ ہی بس نہیں ہے کہ گاہے ماہے اسے دیکھ لیا لیکن روزمرہ اس کو اپنی زندگی کی خوراک بنانا عقل و فہم کو بڑھاتا ہے- اور دانائی کے چشموں کو کھولتا ہے- اور اس کے ساتھ ایک اور عمل ہے جس کی بڑی ضرورت ہے- وہ دعا ہے جب کلام دعا کے ساتھ پڑھا جاوے تو پھر اس کی پوری تاثیر ظاہر ہوتی ہے- اور عقل کے پردے کھلتے ہیں اور دانائی عالم بالا سے انسان کے مغز کو روشن کرتی ہے- اور الہی برکتوں کی بارش نازل ہوتی ہے تب انسان کی زندگی ہر حالت میں اپنے اور دوسروں کے لئے فایدہ بخش ہو جاتی ہے- اس دنیا میں گناہ کی سخت آندھی اور تاریکی نے انسان کی عقل کو تاریک کر دیا ہے اور اب جب تک عالم بالا سے آفتاب صداقت کی روشنی نہ پہنچے تب تک سخت جہالت اور تاریکی چھائی رہیگی- اور عقل پر جہالت اور گمراہی کا نقاب پڑا رہیگا اور دنیاوی نفسانی اور شیطانی خواہشوں کی آندھی عقل کی طاقت کو برباد کردیگی اور آخرکار انسان ایسی خوفناک حالت میں سویا ہوا دوزخ کا وارث ٹھہریگا- اس لئے اب ضرور ہے کہ انسان خدا کے فہم کو اس کے کلام کے مطابق حاصل کرے تب اس کی روحانی حالت رو بہ صحت ہوگی-

داوٴد کی یہہ دعا منظور ہوئی اور اس لئے وہ روحانی برکتوں میں اعلیٰ درجے کی ترقی کر گیا جیسا کہ اس کے زبوروں کے پڑھنے سے واضح ہوتا ہے اب ایسا ہی ہر ایک کے لئے جو چاہے یہہ برکت مل سکتی ہے- اس کے بغیر روحانی آنکھ بند رہتی اور انسان مثل اندھے شخص کے ہے جو اِدھر اُدھر ٹٹولتا ہے- افسوس کہ بے شمار لوگ اس حالت میں پڑے رہتے ہیں- کاشکہ سب خدا کے کلام کے مطابق فہم حاصل کریں اور روحانی ترقی کے اعلیٰ درجے تک پہنچیں ؏

قوت

خالق نے یہہ شے بدن انسان میں ایسی عجیب ڈالی ہے کہ جو اس کے تمام منصوبوں کو آناً فاناً ایک دم زدن میں پورا کر دیتی ہے- کسی خیال کو دل میں پیدا ہوتے تو ذرا سی دیر لگے- مگر جب دل نے فیصلہ کیا تو فوراً اُس نے اُس کو عملاً کر دکھلایا- جتنے کام دنیا میں نظر آتے ہیں اس ہی کی بدولت انجام کو پہنچے ہیں- اگر یوں بھی کہیں کہ یہہ ہی وہ شے ہے کہ جو انسان کو زندہ رکھتی ہے تو بے جا نہیں کیونکہ لکھا ہے کہ اگر قوت ہو تو انسان کی عمر اسی برس ہو سکتی ہے- زبور ۹۰: اور ظاہر ہے کہ جب یہہ زایل ہو جاتی ہے تو انسان کی زیست ایک بار ہو جاتی ہے اور آخرکار روح کالبد انسانی سے پرواز کر جاتی ہے- قوت سے انسان بڑے بڑے کام کرتا ہے پیشہ ور اپنا پیشہ چلاتا ہے- سپاہی سپاہگری کرتا ہے- سلطان بادشاہت کرتا ہے- کشتی گیر اسی سے بازی لے جاتا ہے اور جب قوت ہار جاتی تو بدن بے کار ہو جاتا ہے- جیسا کہ آدمی کے

بڑھاپے میں دیکھا جاتا ہی۔ یہہ تو قوت بدنی کا حال ہی پر ایک اور قوت ہی جس کی انسان کو ایسی ہی ضرورت ہی بلکہ اس سے بڑھکر ضرورت ہی۔ وہ قوت روحانی ہی جسمانی کاموں کی تکمیل کے لئے بدنی قوت کی ازحد ضرورت ہی۔ اسی طرح سے روحانی کاموں کے انجام دینے کے لئے روحانی قوت کی بھی بڑی ضرورت ہی جس طرح بدنی امراض قوت بدن کو کم کر دیتے اور زایل کر دیتے ہیں اسی طرح سے گناہ کا مرض قاتل روحانی قوت کو کم کر دیتا اور زایل کرڈالتا ہی۔ لیکن جس طور سے خوراک کھانے اور صحت پانے سے قوت پھر از سر نو پیدا ہو جاتی ہی اسی طرح سے روحانی خوراک اور گناہ کے علاج سے روحانی قوت از سر نو پھر پیدا ہو سکتی ہی۔ اب اس روحانی قوت کا تھوڑا سا بیان اس جگہہ بہتر ہوگا۔

جبکہ انسان گنہگار ہو چکا ہی تو اس کی قوت روحانی جاتی رہی ہی۔ اب یہہ قوت اس میں نہیں رہی اور اس لئے کوئی نیکی انسان سے ہونی دشوار ہی۔ لیکن خدا جو رحم میں غنی ہی اور غصہ کرنے میں دھیما ہی اس نے چاہا ہی کہ انسان کی بربادی نہ ہو بلکہ وہ نجات سے فیضیاب ہو۔ اس لئے خدا کی رحمت نے اس کا علاج نکالا اور ایک عجیب معالج شفیع اور راہبر خداوند یسوع مسیح ابن کلام جو اکلوتا بیٹا بھی کہلاتا ہی دنیا میں انسان کی صورت میں بھیج دیا جس نے گنہگار کا ضامن ہو کر اور اس کی سزا اپنے اوپر اُٹھا کر گناہ کا اکسیر علاج کیا اور قوت عالم بالا سے بھیجی۔ اس نے اپنے شاگردوں سے صاف صاف فرمایا۔ جب روح القدس تم پر آویگی تم قوت پاؤ گے۔ اعمال ۱: ۸ چنانچہ ایسا ہی ہوا ایک پیشینگوئی یسعیاہ ۳۲: ۱۵ میں بھی ہی جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ عالم بالا سے روح انڈیلی جاویگی اور قوت آسمانی سے گنہگار از سر نو قوت پاویگا۔ اور بچایا جاویگا۔ اور یہہ سب کچھ ایمان کے ذریعہ سے ہوگا۔ اور اب جو کوئی اس روحانی قوت کو حاصل کرنا اور نجات پانا چاہے وہ صرف ایمان لاوے اور بپتسمہ پاوے تو روح القدس کا انعام اس کو عطا ہوگا اور وہ قوت آسمانی سے زور پاکر روحانی خوبیوں کو حاصل کرکے روحانی کاموں کو خدا کے فضل سے بخوشی انجام دیگا۔ اور مدعا نجات حاصل کریگا۔ اس لئے یہہ راستہ جو بائبل کلام مقدس میں پایا جاتا ہی انسان کی نجات کے لئے حق اور درست ہی اور اس کے علاوہ اور دوسری تدابیر اور تجاویز ناکارہ اور فضول ہیں۔ اور نہ قوت حاصل ہو سکیگی اور نہ انسان بچ سکیگا۔ بلکہ کمزور اور ناکارہ ہو کر ابدی سزا کا سزاوار ٹھہریگا۔ کاشکہ لوگ یسوع مسیح نجات دہندہ کے وسیلے سے قوت آسمانی کو حاصل کریں اور روحانی باتوں میں قایم ہوں اور نجات ابدی کو مفت میں لے لیں ورنہ از خود اس کو حاصل کرنا محض خام خیالی اور باطل کوشش ہی ؛

داقــــــم

جے۔ ایس

مری اور کال ہم خدمت ہیں

میں عالم تصورات میں کیا دیکھتا ہوں کہ قادر مطلق عظیم الشان خدا کا دربار لگا ہی اور فرشتے اس کے حضور میں صف در صف اپنے اپنے کاروبار میں مشغول ہیں ؛

خدا باپ۔ "اپنے حاضرین سے مخاطب ہو کر" غیر مسیحی ملکوں کو کون میرے پیارے بیٹے یسوع مسیح کی تابع میں لاویگا تاکہ روح القدس کی تاثیر سے متاثر ہوں۔ اور میری مرضی جیسی یہاں ہی زمین پر بھی پوری ہو ؛

مری۔ "خدا سے مخاطب ہو کر" اے خداوند مجھے بھیج۔ میں ہندوستان میں کسی جگہہ طاعون بنکر اور کسی جگہہ ہیضہ ہو کر اور کسی جگہہ کوئی اور وبا بنکر اور چین میں کسی جگہہ جنگ و جدل بنکر اور کسی جگہہ کشت و خون ہو کر اور کسی جگہہ کچھ اور روپ دھار کر دنیا کو مسیح کی طرف رجوع کراونگی۔ پر قحط میری ہمراہ مامور کیا جاوے تاکہ ہم دونو اس کام کو پورا کریں ؛

خدا۔ "بلند آواز سے" ارے قحط تو نے مری کی گفتگو سُنی ہی ؛

قحط۔ "خدا سے مخاطب ہو کر" جی ہاں میں نے سب کچھ سُنا ہی۔ میں ساتھ جانے کو تیار اور مستعد ہوں میں اپنی بہن مری کا پورا پورا مددگار رہوں گا۔ میں ہندوستان میں کسی جگہہ خشک سالی ہو کر اور کسی جگہہ آرام طلبی بنکر اور کسی جگہہ کچھ اور رنگ بدل کر اور چین میں کسی جگہہ فضول جھگڑے اور بربادی وقت بن کر اور کسی جگہہ لوٹ مار ہو کر اور کسی جگہہ کچھ اور لباس پہنکر خداوند کے حکم کو بجالاؤنگا ؛

خدا باپ۔ "مری اور قحط دونوں سے مخاطب ہو کر" اچھا جاؤ اور اپنا کام پورا کرو جب تک کہ ساری سلطنتیں مسیح خداوند کی ہو جائیں اور میں روح القدس کو تمہاری ہدایت کے لئے مامور کرونگا۔

پس مری اور کال دونوں خدا کے حضور سے نکل آئے اور زمین پر اپنا کام کرنے لگے۔ تاکہ لوگ زمین کی سرحدوں تک مسیح خداوند کا ڈر مانیں اور اپنے گناہوں سے توبہ کرکے اس پر ایمان لاکر ہر آفات سے رہائی حاصل کریں اور ہمیشہ کی زندگی پائیں جیسا کہ تصویر ذیل سے

ABIBNRUhULQUDSYKhUDA

FARISHTE FARISHTE.

KAL. MARY.

تب میں نے مناسب جانا کہ اپنے ہم وطن بھائیوں کو اس مصلحت الٰہی سے آگاہ کروں کہ اگر آپ اس مری اور کال سے بچنا چاہتے ہیں۔ تو خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاکر روح القدس کا انعام حاصل کریں۔ ورنہ ہرگز ہرگز آپ مری اور قحط سے آزاد نہ ہونگے۔ کیونکہ آسمان کے تلے اور زمین کے اُوپر اور کوئی دوسرا نام نہیں کہ جس سے نجات ہو سکے ؛

داقــــــــــتم

ڈی۔این۔شاد

کیسا دل چاہئے

جو چیز باہر سے آدمی کے اندر جاتی ہو اس کو ناپاک نہیں کر سکتی۔ اس لئے کہ وہ دل میں نہیں بلکہ پیٹ میں جاتی ہو۔ جو آدمی میں سے نکلتا ہو وہی اس کو ناپاک کرتا ہو۔ کیونکہ اندر سے یعنے آدمی کے دل سے بُرے اندیشے۔ زناکاریاں۔ حرامکاریاں۔ قتل۔ چوریاں۔ لالچ۔ مکر۔ مستی۔ بدنظری۔ کفر۔ شیخی۔ نادانی نکلتی ہیں۔ یہہ سب بُری چیزیں اندر سے نکلتی ہیں اور آدمی کو ناپاک کرتی ہیں۔ خدا انسان کی مانند نہیں دیکھتا۔ کیونکہ آدمی ظاہر کو دیکھتا۔ پر خداوند دل پر نظر کرتا ہو۔ مذکورہ بالا سے یہہ بات عیاں ہو کہ ہمارا خدا کے منظور نظر ہونا ہمارے دل کی حالت و خاصیت پر منحصر ہو۔ ازیں وجہہ یہہ نہایت ضروری ہو کہ ہم استفسار کریں کہ کس قسم کا دل منظور خدا ہو۔ سب سے مقدم خدا کو وہ دل پسند ہو جو اوصاف مفصلہ ذیل رکھتا ہو ؛

اوّل۔ غریب دل

زبور میں لکھا ہو کہ خدا ان کے نزدیک ہو جو شکستہ دل ہیں اور ان کو جو فروتن دل ہیں بچاتا ہو اور پھر یہہ کہ خدا کی قربانی شکستہ دل ہو کسی شکستہ اور خستہ روح کو خدا حقیر نہیں جانتا اور مسیح نے فرمایا کہ ای تم لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ کہ میں تم کو آرام دونگا اور یہہ کہ مبارک وہ ہیں جو غریب دل ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہت انہیں کی ہو۔ مبارک وہ جو غمگین ہیں کیونکہ وہ تسلی پاوینگے +

دوّم۔ ایماندار دل

توریت میں لکھا ہو کہ ابراہیم خدا کے کلام پر ایمان لایا اور یہہ اس کے لئے راستبازی گنا گیا اور انجیل میں ہو کہ بغیر ایمان خدا کو راضی کرنا ممکن نہیں۔ کیونکہ ضرور ہو کہ جو خدا کی طرف آتا ہو یقین کرے کہ وہ موجود ہو اور اپنے ڈھونڈنے والوں کو اجر دیتا ہو اور پھر یہہ کہ تم فضل کے سبب ایمان لاکے بچ گئے ہو اور یہہ تم سے نہیں بلکہ خدا کی بخشش ہو اور پھر یہہ کہ راستباز ایمان سے جئیں گے او مسیح نے فرمایا کہ خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا کہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو۔ بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔ سب باتیں اس کے لئے ممکن ہیں جو ایمان لاتا ہو ؛

سوّم۔ پاک دل

داؤد نے دعا مانگی کہ مجھکو دھو اور میں برف سے زیادہ سفید ہونگا۔ میرے اندر ایک پاک دل پیدا کر اور ایک راست روح میرے اندر سرِ نو پیدا کر۔ اور مسیح نے فرمایا مبارک وہ جو پاک دل ہیں۔ کیونکہ وہ خدا کو دیکھیں گے اور پھر یہہ کہ میں تمہیں کہتا ہوں کہ جو کوئی شہوت سے کسی عورت پر نگاہ کرے وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا۔ پھر لکھا ہو کہ خدا نے کہا کہ تم پاک ہو کیونکہ میں پاک ہوں اور پھر لکھا ہو کہ پاکیزگی کا پیچھا کرو جس کے بغیر کوئی خدا کو نہ دیکھیگا اور پھر یہہ کہ تم سب بدی اور سب دغا اور مکروں اور ڈاہ اور ساری بدگوئیوں کو چھوڑ کے نوزادہ بچوں کی مانند کلام کے خالص دودھ کے مشتاق ہو تا کہ تم اس سے بڑھتے جاؤ اور پھر یہہ کہ اس جہان کے ہم شکل مت ہو۔ بلکہ اپنے دل کے نئے ہونے سے اپنی شکل بدل ڈالو تا کہ تم خدا کے اس ارادہ کو جو خوب اور کامل ہو بخوبی جانو ؛

چہارم۔ محبّت کرنیوالا دل

کسی نے یسوع سے پوچھا کہ ای اُستاد شرع میں سب سے بڑا حکم کونسا ہو۔ یسوع نے اس کو جواب دیا کہ خداوند جو تیرا خدا ہو۔ اسے اپنے سارے دل اپنی ساری جان اور ساری سمجھ سے پیار کر۔ پہلا اور سب سے بڑا حکم یہی ہو۔ اور دوسرا اس کی مانند ہو۔ تو اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا آپ کو۔ انہیں دو حکموں پر ساری شرع اور سب نبیوں کی باتیں موقوف ہیں۔ پھر انجیل میں لکھا ہو کہ خدا محبت ہو اور جو کوئی محبت میں رہتا ہو وہ خدا میں رہتا ہو۔ وہ جو کہتا ہو کہ میں روشنی میں ہوں اور اپنے بھائی سے دشمنی رکھتا ہو اب تک تاریکی میں ہو۔ ہم ایک دوسرے سے محبت رکھیں کیونکہ محبت خدا سے ہو اور ہر ایک جو محبت رکھتا ہو

سو خدا سے پیدا ہوا ہو اور خدا کو پہچانتا ہو جس میں محبت نہیں وہ خدا کو نہیں جانتا کیونکہ خدا محبت ہے ؁

پنجم۔ معاف کرنیوالا دل ؏

یسوع نے فرمایا اگر تم آدمیوں کو ان کے گناہ نہ بخشوگے تو تمہارا باپ بھی تمہارے گناہ نہ بخشیگا۔ تم سُن چکے ہو کہ کہا گیا کہ اپنے پڑوسی سے دوستی رکھہ اور اپنے دشمن سے عداوت۔ پر میں تم سے کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو اور جو تم پر لعنت کریں ان کے لیے برکت چاہو۔ جو تم سے کینہ رکھیں ان کا بھلا کرو۔ اور جو تم کو دکھہ دیں ان کے لیے دعا مانگو۔ لیکن افسوس جب ہم اپنے پر غور کرتے ہیں تو ہم پاتے ہیں کہ ہمارا دل ان تمام نعمتوں سے بے بہرہ ہے اور بجائے فروتن ہونے کے مغرور اور ایماندار ہونے کی بجائے بے ایمان اور بجائے پاک ہونے کے گنہگار ہے اور گندے خیالات اور ذلیل و نفسانی خواہشوں سے پُر ہے۔ اور بجائے محبت کرنے والا ہونے کے وہ خود غرض اپنا نفع ڈھونڈنے والا اور اپنے ہمسائے کا بھلا چاہنے والا نہیں ہے۔ اور بجائے اس کے کہ وہ دوسروں کے قصور معاف کرنے پر آمادہ ہو وہ غضب۔ کینہ۔ حسد و بغض سے بھرا ہوا ہے۔ آدمیوں کو خبر نہیں ہے کہ ان کے دل کیسے خراب ہیں یا وہ یہہ تصوّر کیے ہوئے ہیں کہ وہ اپنے دل کی اصلی حالت کو انسان و خدا سے مخفی رکھ سکتے ہیں۔ مگر خدا صرف ظاہر زندگی پر ہی نظر نہیں کرتا ہے بلکہ وہ دل کو بھی دیکھتا۔ جانتا اور جانچتا ہے۔ اس کی تمام خرابیاں خدا کو معلوم ہیں اور وہ اپنے پاک کلام میں یوں فرماتا ہے۔ "دل سب چیزوں سے زیادہ حیلہ باز ہے۔ ہاں وہ نہایت فاسد ہے اس کو کون دریافت کر سکتا ہے" میں دل کو جانچتا ہوں اور گردوں کو آزماتا کہ میں ہر ایک آدمی کو اس کی چال کے موافق اور اس کے کام کے پھل کے موافق بدلہ دیتا ہوں اور یہہ ہم پر اس بات کو روشن کرتا ہے کہ اگر ہم خداوند کے منظورِ نظر و پسندیدہ ہونے کے خواہشمند ہیں تو لازم ہے کہ ہمیں نیا دل حاصل ہو۔ پس سب سے پہلے ہمکو ؁

ششم۔ ایک نیا دل چاہئے

ہمارے خداوند یسوع مسیح نے نیقودیمس کو یوں فرمایا۔ جب تک آدمی ازسرِ نو پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتا ہے۔ مگر اب سوال یہہ ہے کہ یہہ نیا دل کہاں سے حاصل ہو سکتا ہے۔ جس طرح سے کہ ایک سیاہ رنگ شخص اپنے کو گوری رنگت کا شخص نہیں بنا سکتا ہے اور جس طرح سے چیتا اپنی کھال کو تبدیل نہیں کر سکتا ہے اسی طرح سے انسان اپنے دل کو نہیں بدل سکتا ہے۔ ہاں انسان اپنی بیرونی حالت کو تو متغیر کر سکتا ہے۔ مگر دل کو صرف خدا ہی بدل سکتا ہے۔ جیسا کہ اس نے اپنے نبی کے ذریعے سے ہم کو فرمایا ہے کہ میں تم کو ایک نیا دل دونگا اور ایک نئی روح تمہارے اندر پیدا کرونگا اور میں سنگین دل تمہارے اندر سے نکالونگا اور گوشتین دل تم کو دونگا اور میں اپنی روح تمہارے اندر ڈالونگا اور تم کو اپنے حکموں پر چلاؤنگا ؁

نیا دل خدا کی پاک روح کی بخشش ہے اور وہ اسے ہر شخص کو دینے کو تیار ہے جو کہ اس کا خواہشمند ہے اور اس غرض سے اس نے اپنا بیٹا خداوند یسوع مسیح اس جہان میں بھیجا تاکہ جو شخص اس پر ایمان لائے نہ صرف گناہ کی معافی پائے بلکہ روح القدس حاصل کرے اور اس طرح وہ دل پائے جو کہ خدا کا پسندیدہ ہے اور جس سے وہ اس کی خاطر خواہ خدمت کرنے اور اس کا جلال ظاہر کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ پس خدا سے دعا مانگو کہ اے پاک خدا میرے اندر ایک نیا دل پیدا کر۔ آمین ؁

اِسلامی ہنڈبل (نمبر۱)

اور جناب منشی محمد عباد اللہ صاحب تاجر کتب لاہور

بازار کشمیری کی خوش اعتقادی

جناب اڈیٹر صاحب تسلیم

جب سے یہہ احقر تالوث اقدس کی معرفت سے نجات ابدی کا وارث ہوا ہے اور بذریعہ آپ کے اخبار گوہر بار اسم بامسمیٰ واقعی نورافشاں میں اقرار ایمان بہ خاص و عام کر چکا ہے۔ تب سے اگرچہ بندہ نے آپ کے اخبار کے خریداروں میں رتبہ حاصل نہیں کیا ہے۔ مگر شفیق دوستوں کی مہربانی سے ہفتہ بہ ہفتہ اس کے مطالعہ کا شرف حاصل ہو جایا کرتا ہے۔ اور اکثر یہی خیال ہوتا رہا ہے کہ آپ کے اخبار کے بیدار مغز او نکتہ سنج نامہ نگاروں اور دیگر بزرگوں کے خیالات باکمالات کو پڑھ پڑھ اور سُن سُنکر خود خاموشی اختیار کروں۔ مگر آج کل ایک پشتو رسالہ مسمیٰ بہ خطِ تقدیر (مصنفہ قاضی خیر اللہ صاحب نوشہرہ) سے جناب منشی صاحب محمد عباد اللہ کو باعث ناواقفیت پشتو زبان کے کمال دھوکا مل گیا ہے۔ اس واسطے اس احقر نے جو ضلع پشاور کا باشندہ اور اللہ تعالیٰ کے فرزندوں میں اس کے ابنِ وحید یسوع مسیح کے طفیل سے دم مارنے کا حوصلہ رکھتا ہے منشی صاحب اور ان تمام

…نے منشی صاحب کے ہنڈبل نمبر۱
…دھوکا کھایا ہے۔ واقف کر دینا اپنا
…ہے اس واسطے یہہ چند سطور اپنے
…کے الفاظوں میں جوڑ جاڑ کر ارسال خدمت
…کرتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ اپنے اخبار گوہر بار کے ایک
کونے میں کسی وقت جگہہ دیکر اس احقر کے فخر اور اعزاز
کے باعث ہونگے

گر قبول افتد زہے عز و شرف

منشی صاحب اور انہیں کا مضمون

قولہ۔ چند روز ہوئے کہ ہمارے پاس ایک کتاب بنام خط تقدیر زبان پشتو قاضی خیر اللہ صاحب عیسائی کی تصنیف کردہ جس کا ترجمہ اُردو ایک صاحب مسلمان ساکن نوشہرہ کلاں نے کیا روانہ کی جس کو دیکھکر راقم صاحب کی کم علمی اور تعصب پر بڑا سخت افسوس آیا۔

اقول۔ کتاب بنام خط تقدیر تو ابھی تک اس احقر کی نظر سے نہیں گذری۔ البتہ ایک بہت چھوٹا سا رسالہ جو آپ کے ہنڈبل سے شاید ہی کچھ بڑا ہو موجود ہے۔ شاید آپ کو اپنے مترجم صاحب نے کچھ جھوٹ سچ ملاکر ایک کتاب مرتب کرکے دھوکا دیا ہو۔ تو خبر نہیں۔ کیونکہ اوّل تو آپ نے خط تقدیر کے اصلی مضمون پر کچھ بھی بحث نہیں کی۔ دوئم جیسا کہ اس احقر کا خیال ہے آپ تو زبان پشتو سے بالکل ناواقف ہیں اس واسطے دھوکا آپ کو ضرور مل گیا۔ واہ آپ کی خوش اعتقادی کہ کیسی خوشی سے آپ نے ایک عیسائی صاحب کے رسالے کا ترجمہ ان کے غیر مذہب اور خاصکر ایک مسلمان کے ہاتھ سے بخوشی قبول کیا۔ اور اصلی مطلب بالکل فوت کرکے اپنی ناواقفی کا ثبوت دیا "راقم صاحب کی کم علمی"۔ اگر اس سے آپ کا مترجم مراد ہے تو بہت درست ہے میں بھی تسلیم کرتا ہوں بلکہ انہوں نے خود ثبوت بھی دیا کہ خود لاچار ہوکر آپ کے در پر مدد کے خواہاں ہوئے۔ یہاں کوئی آدمی ان کو دکھائی نہ دیا۔ شکر ہے کہ آپ جیسے حامیان اسلام تو موجود تھے ورنہ بیچارے کیا کرتے۔ سوا اس کے کہ اسلام کو خیرباد کہکر عیسائی مذہب سے ہم آغوش ہوتے۔ اور کوئی چارہ بھی نہ تھا۔ مگر خیر اب تو آپ نے چند روز کے لیئے ان کی کمر ہمت باندھنے کی کوشش کرلی ہے۔ مگر تابکے۔ بکرے کی ماں کب تک خیر منائیگی۔

اور اگر آپ کی مراد قاضی صاحب سے ہے تو ان کی کم علمی پر آپ کیوں افسوس نہ کریں گے کہ نوشہرہ جیسے صدر مقام اور پشاور جیسے ضلع میں جہاں کی زبان میں وہ رسالہ لکھا گیا کوئی صاحب اس کے برخلاف کان تک نہیں ہلا سکا۔ حالانکہ ہمارے ہی ہاتھوں سے کتنے رسالے انہیں لوگوں میں روزمرّہ تقسیم ہوتے ہیں۔ تو کجا آپ جن کو زبان پشتو سے مطلق واقفیت تک نہیں۔ مگر ہاں صاحب بے سوچے سمجھے بیہودہ اعتراضات کرنا اور پھر طرہ یہہ کہ اوروں کو تعصب سے منسوب کرنا آپ جیسے حامیان اسلام کا کام ہے۔ کیا اس سے بھی قاضی صاحب کی کم علمی بڑھکر ہے کہ آپ نے فارسی آمیز اُردو شروع ہی میں درج کرکے اپنی لیاقت کا ثبوت دیا ہے۔ اور جہاں کہیں آپ نے معرب کرنا چاہا وہاں بھی یہی حال رہا کہ چوتھے صفحے کے اول کالم کے ساتویں صفحہ پر آپ رقم طراز ہیں۔ "بعین وجہ کہ بشپ صاحب وغیرہ"۔ شاید بایں کا معرب "بعین" آپ کے قواعد عربی کے مطابق بنتا ہو گا۔

جناب من کلام الہی کی بابت بھی آپ کی واقفیت معلوم ہو چکی۔ توریت و انجیل کی آیتیں تو صاف تھیں کچھ قران کی مانند گڑبڑی تو نہیں ہے کہ آپ اپنی پیشکردہ آیتوں کا حوالہ بھی درست طور سے نہ دے سکے اور دیتے کیوں۔ کہیں سے سُنی سُنائی باتیں حفظ کر رکھیں تھیں آج کام آگئیں یا شاید منشی صاحب کے یاروں نے مدد کرنے میں حوالے غلط بتلادیئے منشی صاحب کی جانے بلا۔ انہوں نے تو خون لگاکر شہیدوں میں داخل ہونا ہے۔ خیر ان آیتوں کا ذکر زیادہ تر آگے آویگا۔

تعصّب۔ اگر آپ تعصب سے خالی تھے تو اتنے جلدی ہی گھبرائے کیوں۔ مصنّف خط تقدیر ہی کو اس کے اُردو ترجمہ کے واسطے لکھتے تو وہ آپ کی خدمت میں روانہ کر دیتے۔ مگر اب بھی نہ گھبرائے۔ بندہ بھی بہت جلدی آپ کی خاطر رسالے کا ترجمہ اُردو میں بشرط زندگی و فرصت کرکے ارسال خدمت کریگا۔ پھر آپ تمیز کرسکیں گے۔ کہ سچائی کیا ہے؟

منشی صاحب یہاں کے اصلی اور سچے افغان مسلمان جو محمد صاحب کی تعلیم اور نمونے پر کامل اور بے داغ چل رہے ہیں اور جو قرانی و حدیثی تعلیم میں مسئلہ تقدیر کو اپنے مذہب کا ایک اعلیٰ اصول سمجھ رہے ہیں۔ اور جو ابھی تک انجیلی روشنی سے اپنے اسلام کو منوّر کرنا عیب سمجھ رہے ہیں۔ آپ کے ہنڈبل کو پڑھ پڑھکر آپ کو کافر سے منسوب کر رہے ہیں۔ منشی صاحب ان کو ہمارے رسالے سے اتنا غصہ نہیں ہے جتنا کہ آپ نے ان کو اپنے ہنڈبل میں جھوٹ کو سچ کر دکھلانے کی کوشش کرکے حیران کر رکھا ہے۔ کیونکہ ہم نے تو انہیں کی تعلیم ان کے سامنے رکھی ہے جس کے

ملنے سے ان کو کسی طرح عذر نہیں۔ اگر آپ دھوکا دیں تو اپنے آپ کو یا اپنے قرب وجوار کے چند سادہ لوحوں کو۔

قولہٗ۔ شاید کوئی ناواقف جال میں پھنس جائے مشن میں تو نام ہو جائے۔

اقول۔ پہلا جملہ تو آپ پر خوب مصداق ہے۔ اور دوسرے کے بارے میں آپ کو کیوں تعصب نہ ہو۔ کیونکہ اب تو وہ وقت نہیں رہا کہ اس حکم کے بموجب فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموہم وخذوہم واحصروہم واقعدوا لہم کل مرصد (توبہ ع ۱) تلوار چلا کر کسی کو زور سے اسلام میں لا کر کسی اعلیٰ عہدہ دار یا حامی اسلام سے امین الملۃ یمین الدولہ کا خطاب حاصل کر کے جاہل مسلمانوں میں سرخروئی حاصل کریں۔

قولہٗ۔ یہی باعث ہے کہ قاضی صاحب اسلام جیسے مذہب کو بسبب ناواقفیت قران وحدیث کے چھوڑ کر مسیحی مذہب اختیار کیا ہے۔

اقول۔ یہی باعث ہے۔ شاید مشن میں نام حاصل کرینگا۔ واہ منشی صاحب اپنے قاضی صاحب کی ناواقفیت کا اچھی کسوٹی سے اندازہ لگایا۔ صاحب من کانے کیوں پڑھتے ہیں۔ اگر ناواقفیت کی آپ کو شکایت ہے تو اپنے مترجم سے ہوگی۔ قاضی صاحب کی ناواقفی کا پتا آپ کو کیونکر لگ گیا۔ انہوں نے تو اپنے رسالے میں قران واحادیث کی آیتوں کو حرفاً حرفاً نقل کر کے اکثر معتبر اسلامی تفسیروں سے ان کا ترجمہ پشتو میں کر دیا ہے۔ مگر آپ کی جانے بلا کہ پشتو کس جانور کا نام ہے۔ آپ نے سرحد میں تو تھوڑا ہی جا کر اسلامی منادی کرنی ہے۔ آپ نے تو لاہور میں سُنی سُنائی باتوں پر شور مچانا ہے۔ بھلا منشی صاحب آپ کس کو نہیں مانتے۔ آیا پشتو میں ترجمہ غلط ہے یا جیسا کہ ان آیتوں کا ذکر آپ نے اپنے ہینڈبل میں نہیں کیا ہے وہ آئتیں منسوخ ہوگئیں۔ بندہ انشاء اللہ ان کی تشریح اچھی طرح سے آگے چل کر کریگا۔ اگر پشتو میں ترجمہ غلط ہے تو آپ کو کس طرح معلوم ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے مترجم بچارے پشتو اُردو دو زبانوں میں ایک سے ضرور ناواقف ہیں۔ اس لئے آپ کو بھی ایسے دھوکا میں بے فائدہ جدوجہد کرنا پڑا۔ اور اگر وہ آئتیں منسوخ ہوگئیں تو بیشک یہہ قاضی صاحب کی ناواقفیت ہم بھی مان لیتے ہیں کہ وہ ابھی تک قران کی ناسخ ومنسوخ آیتوں تک نہیں جانتے۔

قولہٗ۔ ہمارے فخر قوم مولانا مولوی ناصرالدین سید احمد علی صاحب دہلوی حال مقیم لاہور پشاور گئے تھے۔ چار ماہ کامل رہے۔ اور عیسائیوں کو شکست پر شکست دی۔ اور کئی مرتبہ مشن کو نوٹس بھی دیا کہ اگر کوئی عیسائی حامیٔ مذہب مسیحی ہے تو مباحثہ کرے۔ اس وقت شاید قاضی خیراللہ صاحب ودیگران کے حامی مذہب خواب خرگوش میں سوئے ہوئے تھے کہ مولانا صاحب کے سامنے نہ آئے۔

اقول۔ چہ خوش۔ دروغ گویم بر روئے تو۔ منشی صاحب کچھ سوچکر لکھنے بیٹھے تھے یا یونہی قلم اُٹھا کر سفید کو سیاہ کر مارا۔ ناول لکھ رہے ہو یا خواب دیکھ رہے ہو۔ منشی صاحب آپ تو اپنے قول کی تردید خود کر چکے مگر سمجھے نہیں۔ اور سمجھتے کیوں۔ آپ نے تو یا تعصب ہی کا آسرا کر رکھا ہے۔ یعنے مولانا صاحب نے مشن کو نوٹس دیا۔ مگر کوئی مقابلہ پر نہ آیا مگر واہ خوب شکست پر شکست دینا ان کا اور آپ ہی کا کام ہے۔ رات تو نہیں دن ہے کچھ سوچکر تو لکھا کرو۔ شاید ایسی تحریروں سے اور کہیں کے مسلمانوں کو دھوکا دیں اور مولانا صاحب کی عزت بڑھائیں تو بڑھائیں۔ ورنہ پشاور کے پُرجوش مسلمانوں کو اس جال میں پھنسانے کی کوئی امید نہیں ہے۔ کیونکہ ان کو خ

کچھ آپ رقم طراز ہیں سراسر خلا

منشی صاحب کیا مولانا صاحب

کہ میں پشاور گیا اور عیسائیوں کو شکس

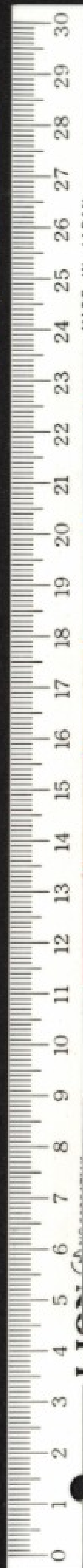
دی یا آپ مدعی سست گواہ چست کا قصہ کر

سچ ہے ؎

پیراں نمی پرند مریداں می پرانند

لیجئے منشی صاحب ہم آپ کو پشاور میں مولوی صاحبان کے دوروں کا حال سُناتے ہیں کہ یہاں تو اگر کوئی تھوڑا سا مشہور مولوی صاحب آجایا کرتے ہیں تو ان کی منادی کے لئے شہر پشاور میں ڈھنڈورہ پھرایا جاتا ہے کہ مولوی فلاں ساکن فلاں بمقام فلاں بوقت فلاں وعظ اسلام کریں گے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ جو اپنے دین کے حامی ہونے کا دم بھرتے ہیں وعظ مذکور میں شامل ہو کر ثواب اُخروی حاصل کریں۔ منادی مفصلہ ذیل جگہوں میں سے ایک نہ ایک جگہہ پر ہوتی ہے (۱) مسجد گنج علی خاں واقع بڑا بازار (۲) مسجد قاسم علی شاہ بازار قصہ خوانی (۳) کوچہ مولوی حکیم محمد اسمٰعیل صاحب برلب جو (۴) چوک ناصر خاں۔ (۵) اور کبھی کبھی مسجد مہابت خاں واقع اندر شہر۔

جناب من مقامات مذکورہ پر منادی کرنیوالے مولویوں میں سے ایک تو مولوی محمود شاہ صاحب ہزاروی تھے اور خاصکر ان کے وعظ میں بندہ کو اکثر اوقات حاضر ہونے کا اتفاق ہوتا رہا میں کہہ سکتا ہوں کہ ان کا لکچر ایسے زور شور سے ہوتا تھا کہ چھوٹا بڑا مرد عورت اُن کے وعظ میں شامل ہو کر ان کی سریلی آواز سے زار زار روتے تھے اور بندہ کو اونکا پشاور میں آنا عرصہ سات آٹھ سال سے یاد ہے۔ مولوی صاحب کے وعظ سے پشاور کے لوگوں میں



صاحبان کو جنہوں نے بجا ایک فرقے نے جناب مولوی سے انہیں کی مانند بہ نو بلایا اور انجام یہہ ہوا کہ ان فرض عین سمجھا۔ ان کو حکماً مجبور ہو کر سخت افسوس لوٹے پھیرے۔ نازک وقت میں پشاور کو چھوڑنا پڑا یکتی محمود شاہ صاحب کے طرفداروں نے اُنکا تدارک۔ تو پیچھے کر دیا یعنے مولوی محمود شاہ صاحب کو پھر پشاور میں بلا کر سُرخرو کیا۔ مگر مولوی محمد فضل عالم کو پھر پشاور دیکھنا نصیب نہ ہوا اُنکے بعد ایک اور مولوی صاحب مسمّی بہ زنگ علی شاہ ساکن خوشاب نے تشریف لانا شروع کیا اور ان کی منادی پچھلی گرمی میں بمقام کوچہ مولوی حکیم محمد اسمٰعیل صاحب میں بھی بندہ شامل تھا اور قرآن کی منادی کے اثنا میں اُردو۔ پنجابی خسروں میں آواز بنا بنا کر کچھ احوال سنانے سے مسلمانوں کو خوب روتے دیکھ لیا تھا۔ مگر افسوس کہ مذکورہ بالا مولوی صاحبان غیر مذہب کو بحث مباحثہ کی دعوت دینے کے ذکر تک اپنی زبان پر نہیں لاتے تھے اور نہ کبھی اثنائے وعظ اپنی محدود منادی میں اپنے مذہب کا مقابلہ کسی اور مذہب سے کرتے تھے۔

علاوہ ان کے اور سینکڑوں مولوی مُلّاں بے شہرت قرآن کو ایک آدھ دفعہ اپنے شہر یا گاؤں میں ختم کرتے ہی بغل میں دبا پشاور میں منادی کرنے کے واسطے آیا کرتے ہیں۔ مگر ان کا تو کچھ شمار نہیں ہر روز ایک نہ ایک نیا مولوی مُلّا صاحب قرآن بغل میں قصہ خوانی کے کسی نہ کسی کونے یا دوکان پر کھڑے منادی کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ مگر ایسے صاحبان کو مقامات مذکورہ پر بہ سبب نا قابلیت واقفیت وعظ کرنے کی جرأت ہی نہیں ہوتی۔ البتہ چند راہ روؤں کو بازار میں کچھ سُنا سُنا کر اخیر دست دعا اٹھا وہیں کھڑے کھڑے اپنے کرائے اور خرچ کے ٹکے وصول کر کے دوسرے دن چلتے نظر آتے ہیں۔

اب منشی صاحب پشاور بھر میں آپ کے مولانا صاحب کا پتا نہیں لگا۔ اگر انہوں نے بھی ان ادھورے مولویوں کی جماعت میں شامل ہو کر بازار کے کسی کونے میں منادی کر کے بموجب آپ کے قول کے عیسائیوں کو فرضی شکست دیکر اپنے گھر کی راہ لی ہو۔ تو ہم معذور ہیں۔ کیونکہ ایسے مولویوں کے نام تک کسی کو پوچھنے کی غرض نہیں ہوتی۔ پس اگر یہی حال ہو تو ہم کو آپ کے فخر قوم اور ان کی علمیت معلوم ہو چکی۔ مولانا صاحب کے آنے سے نہ صرف پشاور کے مسلمان ناواقف ہیں۔ بلکہ دہلی کے رہنے والے صاحب بھی جو پشاور میں موجود اور مولانا صاحب کے نام و نشان سے بخوبی واقف ہیں۔ وہ بھی عرصہ آٹھ دس سال کے اندر اندر ان کے پشاور میں آنے سے ناواقف ہیں۔ شاید پچھلے جنم میں آئے ہوں تو آئے ہوں۔ یا آپ نے چپ چاپ ان کو اپنے جگ شاپ کا ایجنٹ مقرر کر کے پشاور کے جگ سیلروں کے پاس بھیجا ہو۔ تو بھیجا ہو۔ مگر افسوس کہ جگ سیلرز بھی ان کے نام اور تشریف آوری سے ناواقف ہیں تو اب ہم کس طرح سے مانیں کہ انہوں نے چار ماہ رہ کر عیسائیوں کو شکست پر شکست دی۔

ہاں اس سے پتہ لگ جائے تو لگ جائے کہ چند مہینے ہوئے ایک اور جناب مسمّی بہ سید میر حسین آتشی پیر صاحب پشاور تشریف لائے تھے۔ اور معجزات قرآن کی کم بستگی میں اشتہار چھپوا کر مشتہر کر دئے تھے کہ بمقام بکڑی بازار واقع جانب مشرق شہر پشاور پچاس من لکڑیاں جلا کر گلزار احمدی کا جلسہ کرونگا۔ اور حضرت محمد کے کلمہ شریف کی برکت سے آگ کے بیچ میں جلتے ہوئے کوئلوں کے درمیان گذر کرونگا۔ اور آگ سے غسل کرونگا۔ اور جو ناظرین میں سے چاہے۔ اس کو بھی کراؤنگا اور خدا تعالیٰ اور حضرت محمد صاحب کی برکت سے کسی کو کچھ نقصان نہ ہوگا۔ اور خوب لمبی چوڑی تحریر قرآن وغیرہ سے انتخاب کر کے بطور معجزانہ ثبوت کے اس میں درج تھی کہ محمد صاحب تو درکنار اس کی امت سے اس کی بدولت اس قدر معجزے ظاہر ہوتے ہیں اور ٹکٹ کا درجہ ۴ روپیہ سے ۴ر تک مقرر تھا۔ اب پتا لگا ؎

من خوب مے شناسم دیوان پارسارا

مگر افسوس کہ جتنے گئے پیسے ہی ضایع کر آئے۔ پھر دوبارہ انہوں نے اشتہار دیا کہ پہلی دفعہ بہ سبب ہجوم خلقت آگ میں غسل نہ کیا گیا۔ مگر اب کے ضرور بمقام صدر پشاور واقع جانب غرب غسل کرونگا۔ اور اوروں کو بھی کراؤنگا۔ مگر بقول من جرب المجرب حلت بہ الندامۃ۔

دانا کب یقین کرتے تھے۔ مگر پھر بھی بہت سے معتقد قرآن ان معجزوں کو دیکھنے کے لئے جا موجود ہوئے اور خوب ندامت حاصل کی۔ اور ان میں سے اب بعض آتشی پیر کو پشاوری تلی ہوئی سو سو من کی گالیاں نکالتے ہیں۔ اور جناب آتشی پیر نے تیسرا جلوہ دکھایا ہی نہیں۔ فوراً غایب ہوئے۔

منشی صاحب اس آتشی پیر کا جملہ معترضہ اسلئے بیچ میں لایا گیا۔ کہ آج کل اکثر لوگ ان سے بدظن ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ ایک گمنام ٹھگ اور لامذہب آدمی تھا۔ اپنا فرضی نام رکھکر پیر کے جامے میں لوگوں کو فریب دیگیا ؎

تاڑ جاتے ہیں تاڑنے والے

پس اب آپ سے بھی منشی صاحب التماس ہے کہ

مہربانی کرکے ایسے گمنام حوالے نہ دیا کریں۔ بلکہ تاریخ وغیرہ پختہ حالات سے کچھ ثبوت دیا کریں۔ ورنہ آپ کے ہینڈبل کا مضمون سوا الف لیلہ کے بے ثبات قصوں کے اور کیا وقعت رکھ سکیگا۔ بس اب ہم صرف اتنا لکھکر اصلی مطلب کی طرف رجوع کریں گے کہ منشی صاحب آپ کے ہینڈبل کے اول صفحہ میں مولانا مولوی ناصر الدین سید احمد علی صاحب دہلوی جو بموجب آپ کے قول کے پشاور تشریف لائے تھے۔ اور چوتھے صفحہ میں جناب سید احمد علی شاہ صاحب جو ستات انجیلی غلطیاں لیکر بزرگ بشپ صاحب کے پیچھے پیچھے پھرتے رہے ہیں۔ دو نام کچھ قدرے اختلاف آداب کے ساتھ درج ہیں اگر دونوں سے ایک شخص مولانا صاحب ہی مراد ہے تو ناظرین کو دوسرے نام کی حیثیت بھی معلوم ہوگی۔ اور اگر علیحدہ علیحدہ شخص مراد ہیں تو دوسرے کے حالات سننے کے ہم بھی مشتاق ہیں۔

اب اس قصہ کو زیادہ طول نہ دیں گے اور اصلی مطلب کی طرف رجوع کرکے قرآنی تقدیر کو دیکھیں گے۔

انتقالِ پُرملال

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ ڈاکٹر جان روڈیر صاحب نے ۲۰ جون کی رات کو ۱۰ بجے کے قریب بعارضہ بخار اس جہان فانی سے ملک جاودانی کو رحلت فرمائی۔ یہہ صاحب ایسے قابل ڈاکٹر تھے جس نے ان سے ایک دفعہ بات چیت کی وہ پھر کبھی ان کو نہیں بھولا انکے مرنے سے سارے سانبھر کو حد سے زیادہ قلق ہوا ہے جو سُنتا ہے افسوس کرتا ہے۔ موت تو سب پر لاحق ہے مگر ایک ایسے مونس کا جس کی زندگی سے فایدہ عام متصور تھا گنجایش ارمان کی چھوڑ جاتا ہے۔ صاحب موصوف گورنمنٹ کے پنشن یافتہ تھے اور ایک عرصہ سے مقیم سانبھر میں تھے۔ ہمارے مشن کے نہایت مددگار و خیرخواہ تھے۔ ان کا جنازہ قریبا ۳۰۰۔۴۰۰ ہندو و مسلمانوں نے اٹھایا۔ ہم عیسائی لوگوں کو یہہ عبرت کی جگہہ ہے کہ ایسا نمونہ حاصل کریں جیسے اس صاحب نے کیا۔ پس ہم ان کے رشتہ داروں کے لئے خدا سے دعا کریں کہ وہ ان کو اس بھاری رنج وغم کے وقت میں تسلی و تشفی بخشے ؎

مبارک ہیں وہ مردے جو کہ مرتے ہیں مسیحا میں
وہ اپنی محنتوں سے چھوٹ کر آرام پاتے ہیں ؏

راقم

جے۔ بی۔ ایم۔ از سانبھر راجپوتانہ

قابل قدر باتیں

۱۔ نیکی کرکے ظاہر کرنا کم ظرفی کی دلیل ہے۔
۲۔ اپنی وقعت اپنے ہاتھ ہے۔
۳۔ کسی کو ایسی بات نہ کہو جسکے سننے سے اسکو صدمہ پہنچے
۴۔ دوسروں کے ہنر پر اپنے عیب کو ترجیح نہ دو۔
۵۔ تجارت کی ترقی سچائی سے ہے۔
۶۔ قرض لینے سے پہلے اُسکے ادا کرنیکی فکر کرو۔
۷۔ سچے دوست کی اگر تلاش ہو تو خود دوست بننے کی فکر کرو

غزل

کیوں نہیں اُٹھتا مسافر کس نشہ میں چور ہے
زندگی کی شام آپہنچی تیرا گھر دور ہے ہائے
لے گئے دنیائے دوں سے بادشہ کیا جنس و مال
تو لگا وے ہاتھ کچھ لے جائے کیا مقدور ہے
اس سرا فانی سے غافل سب گئے ہیں خالی ہاتھ
روتے ہی آئے گئے روتے یہی دستور ہے
جسطرف دیکھو ادھر ہر چشم ہے یاں اشکبار
ہے یہہ رونے ہی کی دنیا ہر بشر رنجور ہے
دیکھتے ہی دیکھتے لاکھوں مسافر چل بسے
دیکھتا ہے جو نہیں بے شک وہ بالکل کور ہے
شکل و صورت مال و دولت ہے یہہ دنیا بے ثبات
ہے یہہ نادانی سرا فانی میں جو مغرور ہے
رات دن میں روز جاتے ہیں مسافر بے شمار
ہر گلی کوچے میں یہہ چرچا ہی مذکور ہے
جعلسازی مکر بازی سے بچھا شیطان کا جال
سر سے پیروں تک بدی سے یہہ جہاں معمور ہے
تجھ کو کیا ہے خوف صابر جو ہے عیسیٰ دستگیر
اس کے سایہ میں تو چل وہ ہی جہاں کا نور ہے

جدید اعزاز

سرکاری گزٹ میں ایک اعلان شایع ہوا ہے۔ جس کی رو سے خطابات اعزازی کی ذیل میں قیصرہند نام ایک نیا تمغہ جاری کیا گیا ہے جو رفاہ عام کے کاموں میں سرگرمی سے نمایاں خدمات انجام دینے والوں کو خواہ وہ مرد ہوں یا عورت بلا امتیاز مذہب و قومیت وحیثیت صرف استحقاق کو ملحوظ رکھکر عطا ہوا کریگا۔ تمغہ درجہ اول طلائی بوساطت وزیر ہند۔ درجہ دوم نقرئی بسفارش و بوساطت حضور ویسرائے ہند و بمنظوری خاص قیصرہند خصوصاً طاعون و قحط وغیرہ سے متعلق خدمات کے صلہ میں یہہ اعزازی تمغے دئے جایا کرینگے۔ اگر کوئی تمغہ دار فوجداری کا مجرم ثابت ہوگا تو اس سے یہہ اعزاز چھین جایا کریگا اس دفعہ کے خطابات سالگرہ کے ساتھ پہلی مرتبہ یہہ تمغے ملیں گے ؎

واقعات اور آرائیں

نیو یارک کی پانچسالہ کانفرنس۔ اس کانفرنس میں اس دفعہ دو ہندوستانی مسیحی لیڈیاں موجود تھیں مس منورما دختر پنڈتہ رماں بائی اور مس لیلاوتی سنگھ بی۔ اے۔ امریکہ کے سابق پریسیڈنٹ ہیریسن صاحب نے مس لیلاوتی سنگھ کی تقریر سنکر فرمایا کہ "میں دولتمند نہیں ہوں اور اگر میرے پاس تیس لاکھ روپے ہوتے تو میں وہ سب روپے غیر ممالک کے مشنوں کے لئے دیدیتا اور اگر اس سب روپیہ کا نتیجہ اس عورت کا ایسی حالت میں پہنچ جانا ہوتا تو مجھے کافی تسلی ملتی"۔ خداوند کا ہزار شکر ہو کہ ہندوستانی مسیحی کلیسیا میں اس کے فضل سے کئی مسیحی لیڈیاں موجود ہیں جو ہماری قوم کا فخر ہیں۔ خدا کرے کہ وہ سب کی سب خداوند کے جلال کا باعث ہوویں۔

پادری ٹامس ایونس صاحب مشہور ٹیمپرنس مشنری کہتے ہیں کہ ہندوستان میں شراب کا استعمال روز بروز بڑھتا جاتا ہے۔ بہت سے یورپین جو اس ملک میں رہتے ہیں اس کے عادی ہو کر غیر قوموں کے لئے اپنا برا نمونہ پیش کرتے ہیں مگر تسلی کی بات یہہ ہے کہ ہندوستان میں ۹۰ فی صدی مشنری اس سے قطعی پرہیز کرتے ہیں۔ ہندوستان میں کم سے کم ایک ایسا مشن ہے جس میں کسی نو مرید کو عشائے ربانی میں شامل نہیں کیا جاتا جب تک کہ وہ شراب اور دیگر منشی اشیاء سے پرہیز نہ کرے۔

یونائیٹڈ پریسبیٹرین امریکن مشن نے قحط زدہ بچوں کے لئے دس ہزار روپیہ منظور فرمایا ہے اور ۲ مسیحی نوجوان قحط زدہ بچوں کے لانے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔ دوسرے مشنوں کو بھی اس کی تقلید کرنا چاہئے۔

کچھ عرصہ ہوا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی لاہور کے بشپ صاحب سے مباحثہ کرنے کی غرض سے اپنے شاگردوں کی معرفت بشپ صاحب کی خدمت میں درخواست کروائی تھی۔ بشپ صاحب نے ذیل کی نہایت معقول وجوہات کے باعث مباحثہ کرنے سے انکار کیا ہے۔

(۱) مرزا صاحب اپنے کو مسیح سمجھتے ہیں ایسے شخص سے بحث کرنا میرے لئے خداوند مسیح کی حقارت کرنا ہوگا۔

(۲) میں نے مرزا صاحب کی چند تصنیفات کو دیکھا اور ان کتابوں میں انہوں نے انجیل کے خلاف ایسا مزاج اور بولنے کا ایسا طریقہ اختیار کیا کہ مجھے امید نہیں کہ بحث کے بیچ میں اُن کا کلام ادب اور اخلاق کے ساتھ ہوگا۔

(۳) پنجاب کے اکثر مسلمان مرزا صاحب کے مسیح ہونے کا انکار کرتے ہیں۔ پس مناسب نہیں کہ میں جو سب عیسائیوں کے واسطے گویا ایلچی اور وکیل ہوں اس شخص کے ساتھ جو اہل اسلام کا وکیل نہیں ہے بحث کروں۔

(۴) پنجاب کے مسیحیوں کی نگرانی اور تعلیم اور پاسبانی کرنا میرا خاص کام ہے اور اس وقت اس کام کو چھوڑ کر مرزا صاحب سے بحث کرنا میرے لئے واجب نہیں ہے۔

(۵) لیکن انکار کرنے کا خاص سبب یہہ ہے کہ مذہب کی حقیقت اور سچائی بحث کے ذریعے سے ثابت نہیں ہوتی۔ میں تو ضرور غیر مذہب کی کتابوں کی تلاوت کرتا ہوں اور ان کے دلائل سے واقف ہوتا ہوں اور ان کی نسبت جا بجا درس اور نصیحت دیتا ہوں تا کہ غیر مسیحی اس مذہب سے آگاہی پاویں۔ لیکن غالباً مرزا صاحب کی امید ہے کہ بحث کی راہ سے اس بات کا ایسا فیصلہ ہوگا کہ طرفین ایک ہی سچے مذہب کے مقر ہونگے اور یہہ غیر ممکن ہے۔

اچھے منادکی صفات۔ اچھے مناد ہونے کے لئے ذیل کی خوبیوں کی ضرورت ہے۔

(۱) کہ وہ سلسلہ اور صفائی کے ساتھ سکھلا سکے

(۲) کہ وہ ذہین ہو۔

(۳) کہ وہ بولنے کی لیاقت رکھتا ہو۔

(۴) کہ اسکی آواز اچھی ہو۔

(۵) کہ اسکی یادداشت اچھی ہو۔

(۶) کہ وہ وقت پر ختم کرنیوالا ہو۔

(۷) کہ اسے کامل یقین ہو کہ وہ پیغام جو وہ سُنانا چاہتا ہے خدا کی طرف سے ہے اور وہ اس پیغام سے خوب واقف ہو۔

(۸) کہ وہ اپنے پیغام کے موافق چلنے والا ہو چاہے جان تک جاوے۔

(۹) کہ وہ گھبرانے والا نہ ہو جب لوگ اس کو ستاویں اور اسکے حق میں بُرا کہیں۔

مارٹن لوتھر

خدا کا شکر ہو کہ پنجاب میں بارش کا موسم شروع ہو گیا ہے پچھلے ہفتے بدھ اور جمعرات کو انبالہ تک خوب بارش ہوئی۔ کھیتوں میں ابتک پانی نظر آتا ہے۔ اس ہفتہ لودیانہ اور اسکے گرد نواح میں بھی پانی پڑ گیا ہے۔ امید ہے کہ اس سال اسقدر بارش ہوگی کہ جس سے قحط کا اندیشہ بالکل جاتا رہیگا۔

دستور العمل اخبار نورافشاں لودیانہ

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ	عہ
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ	ہے
قیمت دو کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی	ہے
تنہا ضمیمہ	[illegible]

نوٹس

واضح رہے کہ کسی نئے خریدار کے نام اخبار نورافشاں لودیانہ بغیر قیمت پیشگی ارسال کئے جاری نہیں ہوگا۔ پر صرف ایک دفعہ نمونہ کا پرچہ ارسال کیا جاویگا جبکہ کوئی نیا خریدار اخبار لینے کی درخواست کرتا ہے۔ اور نیز امسال کسی خریدار کو تخفیف قیمت اخبار نہ ہوگی ؛

اڈیٹر ؛

شہنشاہ بیگم چین کی عمر ۶۴ سال کی ہے۔ یہہ ایک غریب چھوٹے جھونپڑے میں پیدا ہوئی تھی۔ پیدایش کے وقت ایک ہمسایہ کے کہنے سے اس لڑکی کا باپ دریا میں ڈبوکر اس کا خاتمہ کردیتا مگر مادری محبت نے اس کو بچا لیا۔ اس کا نام ٹسی آن (خوش اقبال) ہے۔ کسی چینی کسان سے ٹسی آن کی شادی ہوجاتی مگر چین میں اس وقت بغاوت پیدا ہوجانے سے اس کے باپ کی اراضی برباد ہوگئی اور وہ باغیوں کے ہاتھ سے تنگ آکر معہ اپنی بیوی اور لڑکی کے بدھ کے مندر کے دروازہ پر بھیک مانگنے پر مجبور ہوگیا۔ تمام دن کئی دفعہ فاقہ سے کٹ جاتا تھا اور رات کے وقت مندر کے سامنے فرش زمین پر آسمان کی چادر تان کر سوتا پڑتا تھا مگر یہہ لڑکی اس وقت بھی آتش کا پرکالہ تھی۔ اسے معلوم تھا کہ نوجوان اور حسین لڑکیوں کی اگر فروخت کردیا جاوے تو چین میں بہت قیمت ملتی ہے۔ آخر اس کی تحریک سے اس کے باپ نے والیسرائے لوچنگ کے پاس اس کو فروخت کردیا۔ یہاں آکر ٹسی آن کی قسمت کھل گئی۔ اس کی خوبصورتی اور لیاقت سے والیسرائے کی بیگم نہایت خوش ہوئی اور اپنے سنگار اور آرائش کی خدمت اس کے سپرد کردی۔ ٹسی آن نے والیسرائے سے لکھنے پڑھنے کی اجازت حاصل کرلی اور مطالعہ کتب کا شوق اب تک بھی موجود ہے ؛

اتفاق حسنہ سے شہنشاہ چین نے والیسرائے کے پاس ایک سوروکا پر تحفہ کے طور پر بھیجا جس کی مراد ترقی ہو۔ والیسرائے نے تبادلہ میں ٹسی آن کو شہنشاہ چین کی خدمت میں پیش کردیا۔ شہنشاہ اس لڑکی کی لیاقت اور قابلیت پر نہایت خوش ہوا اور کاروبار سلطنت میں اس سے مشورہ لینے لگا۔ ذہانت اور دوراندیشی نے ٹسی آن کو شہنشاہ کا محبوب بنادیا اور ارکان سلطنت کو معلوم ہوگیا کہ شہنشاہ ان کے اندازہ خیال سے نہایت زیادہ دانا اور فہیم ہے۔

آخر ٹسی آن نے شہنشاہ کو اپنے قابو میں لاکر شہنشاہ بیگم کا خطاب حاصل کرلیا اور شہنشاہ کی وفات کے بعد شہزادہ کی نابالغی میں کاروبار سلطنت اپنے ہاتھ میں لے لئے۔ اس کے کوئی بچہ نہیں پیدا ہوا۔ بیس سال کا عرصہ ہوا کہ شہنشاہ بیگم نے نہایت مضبوطی اور دانشمندی سے اس وسیع سلطنت پر حکومت کی۔ نہایت دلیر مردوں کو جو مشکلات مغلوب کردیتیں یہہ ان پر غالب آئی۔ واقعات اور حالات کو یہہ اپنے موافق بنالیتی ہے۔ چینی کہتے ہیں کہ تمام دنیا میں یہہ ایک منتخب اور قابل عورت ہے۔ یہاں تک کہ مذہبی تعصب پر بھی غالب آئی۔ فن زراعت کی عزت کرنے کے طور پر ہر سال ایک دفعہ شہنشاہ چین ہل چلایا کرتا تھا۔ مگر شہنشاہ بیگم دواگر نے ان باتوں کی بھی کچھ پروا نہیں کی ؛

حکمت کے موتی ؛

(۱) انسان کا فخر اسی میں ہے کہ بڑا ہوکر بھی اپنے آپ کو حقیر تصور کرے ۔

(۲) ایک آدمی عبرت کا سبق حاصل کرنے کے لئے دوسرے کا آئینہ ہے ۔

(۳) عورتوں بچوں کا حصہ آپ کھالینا۔ پانیمیں پیشاب اور غلاظت ڈالن۔ بھائیوں اور دوستوں سے دغابازی کرنا۔ ایشر کی دی ہوئی نعمتوں کی عزت نکرنا۔ پرماتما کا مشکور نہونا۔ دولتمند ہوکر نیک

پادری۔ ای۔ ایم۔ ویری صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر و منیجر اخبار نورافشاں کیواسطے۔ امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ ایم۔ وائلی کے اہتمام سے چھپا ؛